روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

ہفتہ یکم اگست 2009ء 9 شعبان 1430 ہجری یکم ظہور 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 173

فرشتوں کا سجدہ

حضرت ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ کچھ سنتا ہوں جو تم نہیں سن سکتے۔ آسمان پر شور برپا ہے اور اس کا حق ہے کہ ایسا ہو کیونکہ آسمان پر چار انگلیوں کی جگہ بھی ایسی نہیں جہاں کوئی فرشتہ پیشانی رکھے سجدہ نہ کر رہا ہو۔

(جامع ترمذی کتاب الزھد باب قول النبی لو تعلمون حدیث نمبر:2234)

43ویں جلسہ سالانہ برطانیہ میں حضور انور کے اختتامی خطاب کا خلاصہ 26 جولائی 2009ء

اللہ علیم و قدیر و لاثانی ہے اس کی قدرتیں لازوال ہیں

اپنے نفسوں کو پاک کر کے دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں ہی فلاح ہے اس لئے نیکی کی طرف جھکیں

جلسہ سالانہ برطانیہ کے آخری دن 26 جولائی 2009ء کو اختتامی تقریب کے آغاز سے قبل محترم رفیق احمد حیات صاحب کی صدارت میں مختلف ممالک سے آئے ہوئے سیاسی و سماجی شخصیات نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ انہوں نے جماعت کی روحانی تعلیم اور نظم و ضبط اور پُر امن معاشرہ کی تشکیل کی کوششوں کو سراہا اور اعتراف کیا کہ آج انسان کو اس کی ضرورت بھی ہے جو خلافت احمدیہ کی راہنمائی میں میسر ہے۔ اس کے علاوہ جماعت کی تعلیم، صحت، میڈیکل اور دوسری انسانی خدمات پر اظہار تشکر کیا کہ محض خدا کی رضا کے لئے جماعت یہ خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ بعض نے جماعت کے ماٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کو بیان کرتے ہوئے جماعت کے اس جذبہ پر بھی شکریہ ادا کیا۔

ان میں سے اکثر نے جلسہ کے نظم و ضبط کے انتظامات کو تعریفی کلمات سے نوازا اور جلسہ کے روح پرور ماحول سے متاثر ہونے کا بھی اعتراف کیا۔ قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم کی خدمت کو سراہا اور جماعت احمدیہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار بھی کیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پاکستانی وقت کے مطابق رات 9 بجکر 10 منٹ پر تشریف لائے۔ بعض عمائدین کو حضور انور کی موجودگی میں اظہار خیال کا موقع ملا۔ اس کے بعد مکرم عبدالمومن طاہر صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اور اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ ایک عرب دوست نے حضرت مسیح موعود کا عربی قصیدہ ترنم سے سنایا۔ بعد ازاں مکرم رانا محمود الحسن صاحب نے حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام ترنم سے پیش کیا۔

سیکرٹری صاحب تعلیم برطانیہ نے تعلیمی میدان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو سٹیج پر بلایا اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کو میڈلز و اسناد عطا کیں۔

اس کے بعد محترم امیر صاحب یو۔کے نے یہ اعلان کیا کہ یو۔کے جماعت نے حضور انور کی اجازت سے ہر سال ایک پیس پرائز Peace Prize دینے کا ارادہ کیا ہے۔ جو کہ دنیا میں مذہبی، سماجی، معاشی یا اقتصادی معاملات میں پُر امن کوشش کرنے والے شخص یا آرگنائزیشن کو دیا جائے گا۔ اس کا اعلان ایک کمیٹی کیا کرے گی جو مختلف نمائندوں پر مشتمل ہے۔ اس سال یہ انعام برطانوی شخصیت لارڈ ایرک ایوبری کو دیا جائے گا۔ وہ چونکہ بیماری کی وجہ سے آج نہیں آسکے اس لئے کسی اور موقع پر یہ عطا کیا جائے گا۔

بعد ازاں حضور انور نے اختتامی خطاب فرمایا۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل نے یہ تمام تقریب اور اختتامی خطاب براہ راست نشر کیا اور حضور انور کے خطاب کا ترجمہ بھی مختلف زبانوں میں براہ راست نشر کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ ازلی ابدی ہے۔ وہ اول بھی ہے وہ آخر بھی ہے۔ اس کی صفات کامل ہیں۔ وہ جامع الصفات ہے اور اس کی کسی صفت میں کسی زمانہ میں بھی کمی نہیں آتی۔ اگر یہ کہا جائے کہ کمی آجاتی ہے تو یہ اس کی ذات پر حملہ ہے۔ خدا پاک ہے وہ رب عرش ہے۔ وہ تمام نقائص و عیوب سے منزہ ہے۔ اس کی ہر صفت آج بھی اسی طرح جاری ہے جس طرح کہ پہلے جاری تھی۔ آج بھی خدا کے فرشتے ان لوگوں پر اترتے ہیں جو ایمان پر استقامت اختیار کرتے ہیں اور ان کو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور جو لوگ ہر تکلیف کو صبر سے خدا کی رضا کے لئے برداشت کرتے ہیں اور مصائب و زلازل ان کے ایمان کو متزلزل نہیں کر سکتے خدا ان کو اپنی ہر نعمت میں سے حصہ دیتا ہے اور تمام مذاہب کو جو مختلف نعمتیں دی گئیں وہ دین حق کے ماننے والوں کو تمام کی تمام عطا ہوئی ہیں اور ان میں سے صرف ان کو یہ نعمت ملتی ہے جو کامل اطاعت کا نمونہ دکھاتے ہیں۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے الہام ''میں تیرے ساتھ اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں'' کو پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ آج ہم 120 سال گزرنے کے بعد یہ اقرار کرنے پر مجبور ہیں کہ تمام تر مخالفتوں، حملوں اور مقدمات کے باوجود خدا تعالیٰ نے ہمیشہ اپنی تائید سے حضرت مسیح موعود اور آپ کی جماعت کو نوازا اور کوئی بھی آپ کا یا آپ کی جماعت کا بال بھی بیکا نہ کر سکا۔ بلکہ الیگزینڈر رڈوئی جیسے دشمن خدا کی قہری تجلی کا نشان بنے یہ ساری وہ باتیں ہیں جو خدا نے آپ کو بتائیں اور ہمیشہ اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں شہد کی مکھی کی مثال ہے۔ اس کی محنت اور کام کرنے کو قدرت کا نشان قرار دیا ہے۔ شہد جسمانی بیماریوں کے لئے شفا کا موجب ہے اور ان آیات کے آگے پیچھے مختلف روحانی حالتوں کا ذکر ہے۔ آج چودہ سو سال بعد سائنسدان شہد کی مکھی کے متعلق تحقیق کر کے اس کی تخلیق پر حیران ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علیم و قدیر ہے لاثانی ہے جس کی قدرتیں لازوال ہیں۔ وہ اپنی خاص قدرت سے اپنے پیارے بندوں کو لوگوں کے دلوں کو صاف کرنے اور انہیں روحانی شفا عطا کرنے کے لئے کھڑا کرتا ہے۔ یہ روحانی کشتی جو خدائی تعلیم و راہنمائی میں بنتی ہے۔ ہر قسم کے طوفانوں کا مقابلہ کرتے ہوئے آگے

﴿ باقی صفحہ 8 پر ﴾

بیوت الحمد منصوبہ میں مالی قربانی کا موقع

قرآنی تعلیمات کی رو سے بے سہارا افراد، بیواؤں اور غرباء کی ضروریات پوری کرنا خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کا بہترین زینہ ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 106 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح پونے چھ صد احباب کو ان کے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

ضرورت ڈاکٹرز

مجلس نصرت جہاں کو افریقہ میں قائم اپنے ہسپتالوں کیلئے واقف ڈاکٹرز کی ضرورت ہے۔ ایم۔بی۔ایس اور بی ڈی ایس یا اس سے زیادہ کوالیفیکیشن کے ڈاکٹرز جو خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں ان سے درخواست ہے کہ وہ آگے آئیں اور اپنی خدمات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت عالیہ میں پیش کریں۔

سپیشلسٹ ڈاکٹرز بھی اگر وقف کریں تو زیادہ مفید ہو سکتے ہیں۔ معلومات کیلئے درج ذیل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ بیت الاظہار
(بالائی منزل) احاطہ صدر انجمن احمدیہ۔ربوہ
فون نمبر: 0476212967
(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

پرچہ نمبر 4 حقیقۃ الوحی بابت مطالعہ ماہ جولائی 2009ء از صفحہ 570 تا 739

بغرض تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء

حضرت اقدس مسیح موعود کی ایک خواہش، فرمایا

''ایک دفعہ جو امتحان لینے کی کی تجویز کی گئی تھی، بہت ضروری تھی۔ اس کا ضرور بندوبست ہونا چاہئے۔ حقیقۃ الوحی اس مطلب کے لئے بہت مفید کتاب ہے۔''

پرچہ حل کرنے والے کا نام........................ ولدیت/زوجیت .... ذیلی تنظیم ....

نام جماعت/حلقہ........................ ضلع........................ پتہ........................ دستخط مع تاریخ ....

ہدایات: تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس پرچے کو حل کر کے 10/اگست 2009ء تک نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ یہ پرچہ ایک سادہ کاغذ پر حل کر کے اپنی مقامی جماعت کے مربی صاحب یا سیکرٹری صاحب اصلاح وارشاد کو بھی جمع کروا سکتے ہیں۔ بذریعہ فیکس اور ای میل بھی بھجوا سکتے ہیں۔ فیکس نمبر: 047-6213590 ای میل: nazarat.markazia@gmail.com

1۔ حضرت مسیح موعود کے نشانوں کے بارہ میں مخالفین کے اعتراضات تین قسموں سے باہر نہیں۔ وضاحت کیجئے؟

....

....

....

....

2۔ آگ کے ٹھنڈا ہونے والا الہام کس کے متعلق ہوا تھا اور اس سے کیا مراد ہے؟

....

....

....

....

3۔ شبھ چنتک کیا ہے اور اس کے ذریعہ سے کیا نشان ظاہر ہوئے؟

....

....

....

....

4۔ حضور کی دعا سے سید ناصر شاہ صاحب کی نسبت کیا نشان ظاہر ہوا؟

....

....

....

....

5۔ ابوالحسن پر کیا گزری اور کیوں؟

....

....

....

....

6۔ عبادالرحمان کی نسبت پیشگوئیوں اور علامات کے بارہ میں احتیاط کی کیوں ضرورت ہے؟

....

....

....

....

7۔ ''فیصلہ بذریعہ مباہلہ کا ایک اور تازہ نشان'' کیا ہے تفصیل لکھیں؟

....

....

....

....

8۔ علماء کی کیا رہنمائی کی گئی ہے اور کس بارہ میں قسم دی گئی ہے؟

....

....

....

....

9۔ خدا کی شریعت کے کتنے ٹکڑے ہیں اور کیا ہیں۔ یہ خطاب کس قوم کو ہے؟

....

....

....

....

10۔ صفحہ 738، 739 پر درج اردو نظم میں کس چیز سے انذار ہے اور کیا دعا کی گئی ہے؟

....

....

....

....

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

مکرم نذیر احمد خادم صاحب

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قابل تقلید مبارک اسوہ

اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے آقا رسول کریم حضرت محمد ﷺ کو خلق عظیم کے بلند ترین مقام پر فائز ہونے کی سند فضیلت اور خوشنودی عطا کرتے ہوئے فرمایا:

''اور یقیناً تو بہت بڑے خلق پر فائز ہے۔'' (القلم:5)

پھر آپؐ کو رہتی دنیا تک تمام لوگوں کے لئے اسوۂ حسنہ اور کامل نمونہ قرار دیا اور فرمایا:

یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے۔ (احزاب:22)

پھر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے اخلاق حسنہ اور نیک نمونہ کی پیروی کرنے کے ثمرات اور برکات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

تو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ (آل عمران:32)

رسول مقبول ﷺ حسن سیرت و حسن صورت اور حسن اخلاق کے اعتبار سے رب جلیل کی تخلیق کا شاہکار تھے۔ دربار نبویؐ کے شاعر حضرت حسانؓ بن ثابت نے کیا ہی خوب فرمایا ہے کہ

و احسن منک لم ترقط عینی
و اجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرءً من کل عیب
کانک قد خلقت کما تشاء

''(اے خدا کے پیارے رسولؐ!) تجھ سے بڑھ کر حسین کبھی میری آنکھ نے نہیں دیکھا اور تجھ سے زیادہ حسن و جمال والا کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔ (میرے محبوب رسولؐ!) تُو ہر عیب اور نقص سے پاک کیا گیا ہے۔ تُو تو ایسا پیدا کیا گیا جیسا کہ تُو خود چاہتا تھا کہ تجھے پیدا کیا جائے۔

کسی بزرگ عاشق رسولؐ نے رسول کریم ﷺ کے حسن ظاہری و کمالات باطنی کا کیا ہی دلربا اور دلکش نقشہ اس شعر میں کھینچا ہے۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

یعنی (اے رسول خدا) تیرے وجود باجود میں حسن یوسف بھی پایا جاتا ہے دم عیسیٰ کی وہ تاثیرات بھی موجود ہیں جن سے وہ روحانی مردوں کو زندگی بخشا کرتے تھے اور حضرت موسیٰ کا خوبصورت روشن دست حق بھی تجھے عطا ہوا ہے اور یہ اوصاف و کمالات روحانی اور معجزات ربانی ان انبیاء کو الگ الگ عطا ہوئے تھے مگر تیری ذات جامع صفات ان سب کا مجموعہ ہے۔

مذکورہ بالا اس شعر کے مضمون کو حضرت مسیح موعود نے اپنے مندرجہ ذیل شعر میں درجۂ کمال تک پہنچا دیا ہے فرماتے ہیں

صد ہزاراں یوسفے بینم دریں چاہ ذقن
واں مسیح ناصری شُد از دم اُو بے شمار

(یعنی اے میرے پیارے رسولؐ!) میں تیری مبارک و حسین ٹھوڑی کے حلقہ اور گڑھے میں حضرت یوسف علیہ السلام جیسے لاکھوں حسین دیکھتا ہوں اور آپؐ کی برکتوں سے معمور منہ کی پھونکوں سے حضرت عیسیٰؑ جیسے بے شمار پیدا ہو سکتے ہیں۔

الغرض ہمارے پیارے رسول کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ صفات حسنہ، اخلاق کریمانہ اور تمام صفات باری تعالیٰ کے مظہر اتم تھے۔ آپؐ انبیائے سابقین کی جملہ خوبیوں کے جامع تھے۔ آپؐ کا گلدستۂ سیرت ایسے بے شمار حسین شمائل و خصائل کے پھولوں سے مزین تھا کہ دیکھنے اور ملنے والے بے اختیار پکار اٹھتے کہ

حسیناں عالم ہوئے شرگیں
جو دیکھا وہ حُسن اور وہ نُور جبیں
پھر اس پہ وہ اخلاق اکمل تریں
کہ دشمن بھی کہنے لگے آفریں
زہے خُلق کامل زہے حُسن تام
علیک الصّلوٰۃ علیک السّلام

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''حضرت خاتم الانبیاء ﷺ تمام ان اخلاق فاضلہ کا جامع ہے جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے اور نیز آنحضرت ﷺ کے حق میں فرمایا ہے (۔) تو خلق عظیم پر ہے اور عظیم کے لفظ کے ساتھ جس چیز کی تعریف کی جائے وہ عرب کے محاورہ میں اس چیز کی انتہائے کمال کی طرف اشارہ ہوتا ہے مثلاً اگر یہ کہا جائے کہ یہ درخت عظیم ہے تو اس سے یہ مطلب ہوگا کہ جہاں تک درختوں کے لئے طول و عرض اور تناوری ممکن ہے وہ سب اس درخت میں حاصل ہے۔ ایسا ہی اس آیت کا مفہوم ہے کہ جہاں تک اخلاق فاضلہ و شمائل حسنہ نفس انسانی کو حاصل ہو سکتے ہیں وہ تمام اخلاق کاملہ تامہ نفس محمدیؐ میں موجود ہیں۔ سو یہ تعریف ایسی اعلیٰ درجے کی ہے جس سے بڑھ کر ممکن نہیں اور اسی کی طرف اشارہ ہے جو دوسری جگہ آنحضرت ﷺ کے حق میں فرمایا (۔) یعنی تیرے پر خدا کا سب سے زیادہ فضل ہے۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 606)

''آنحضرت ﷺ اپنی پاک باطنی و انشراح صدری و عصمت و حیا و صدق و صفا و توکل و وفا اور عشق الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل و اعلیٰ و اکمل و ارفع و اجلیٰ و اصفا تھے اس لئے خدائے جل شانہٗ نے ان کو عطر کمالات خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا۔''

(سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد نمبر 2 ص 71)

''آنحضرت ﷺ کی زندگی ایک عظیم الشان کامیاب زندگی ہے۔ آپ کیا بلحاظ اپنے اخلاق فاضلہ اور کیا بلحاظ اپنی قوت قدسی اور عقد ہمت کے اور کیا بلحاظ اپنی تعلیم کی خوبی اور تکمیل کے اور کیا بلحاظ اپنے کامل نمونہ اور دعاؤں کی قبولیت کے۔ غرض ہر طرح ہر پہلو میں چمکتے ہوئے شواہد اور آیات اپنے اندر رکھتے ہیں کہ جن کو دیکھ کر غبی سے غبی انسان بھی بشرطیکہ اس کے دل میں بے جا غصہ اور عداوت نہ ہو صاف طور پر مان لیتا ہے کہ آپؐ تخلقوا باخلاق اللّٰہ کا کامل نمونہ اور کامل انسان ہیں۔''

(الحکم 10 اپریل 1902ء)

اللہ تعالیٰ کی محبت کامل طور پر انسان اپنے اندر پیدا نہیں کر سکتا جب تک نبی کریم ﷺ کے اخلاق اور طرز عمل کو اپنا رہبر اور ہادی نہ بناوے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 62)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''رسول کریم ﷺ ہی دنیا کے لئے ایک کامل نمونہ ہو سکتے ہیں کیونکہ آپؐ ہر ایک امر میں دوسرے انسانوں سے افضل ہیں اور ہر ایک نیکی میں دوسروں کے لئے رہنما ہیں۔ ہر ایک پاک صفت آپؐ میں پائی جاتی ہے اور آپؐ کا کمال دیکھ کر آنکھیں چُندھیا جاتی ہیں اور آپ کے نُور سے دل منور ہو جاتے ہیں۔ ...... ملک داری میں آپ کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ جرأت میں آپؐ فرد وحید ہیں۔ غرض کہ ہر ایک امر میں آپؐ خاتم ہیں اور آپؐ کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔''

(انوار العلوم جلد 1 صفحہ 539)

رسول کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اولین و آخرین کا سردار بنایا، خیر الرسل اور خاتم النّبیّین کا مقام عطا فرمایا، حسن اخلاق، حسن اعمال اور روحانیت اور قرب خداوندی اور محبت باری تعالیٰ کا عظیم الشان اور عدیم المثال مرتبہ عطا فرمایا مگر آپؐ اس پر ذرہ بھر فخر و عجب نہ فرماتے بلکہ ہمیشہ عاجزانہ رنگ میں اپنے محسن رب رحمان و منان کے در پر سجدہ ریز ہو کر اس کے ذکر و شکر میں محو ہو کر اس ذوالعطاء کی فرمانبرداری میں زندگی گزارتے۔ اپنے رب سے دن رات، صبح و مسا ہر موقع پر دعا کرنا اور کثرت سے اپنے رب کو یاد کرنا آپؐ کی مبارک زندگی کا طرہ امتیاز تھا۔ آپؐ کی محبت الٰہی اور ذوق عبادت کی دلکش و دلگداز کیفیت کو حضرت مصلح موعود کی تحریر دلپذیر میں ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت مصلح موعود اپنی تصنیف لطیف ''سیرت النبی ﷺ'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

''حضرت مغیرہ بن شعبہؓ فرماتے ہیں۔ ....

رسول کریم نماز کے لئے کھڑے ہوا کرتے تھے تو اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ آپؐ کے قدم یا (یا کہا) پنڈلیاں سوج جاتیں۔ لوگ آپؐ سے جب کہتے (کہ آپؐ ایسا کیوں کرتے ہیں) تو آپؐ جواب دیتے کہ کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ اللہ اللہ کیا عشق ہے کیا محبت ہے کیا پیار ہے خدا تعالیٰ کی یاد میں کھڑے ہوتے ہیں اور اپنے تن بدن کا ہوش نہیں رہتا۔ خون کا دوران نیچے کی طرف شروع ہو جاتا ہے اور آپؐ کے پاؤں متورم ہو جاتے ہیں لیکن محبت اس طرف خیال ہی نہیں جانے دیتی۔ آس پاس کے لوگ دیکھ کر حیران ہو جاتے ہیں کہ یہ کرتے کیا ہیں اور آپؐ کے درد سے تکلیف محسوس کر کے آپؐ کو اس طرف متوجہ کرتے ہیں کہ آپؐ یہ کیا کرتے ہیں اور کیوں اپنے آپ کو اس تکلیف میں ڈالتے ہیں اور اس قدر دکھ اٹھاتے ہیں۔ آخر کچھ تو اپنی صحت اور اپنے آرام کا بھی خیال کرنا چاہئے۔ مگر وہ دکھ جو لوگوں کو بے چین کر دیتا ہے اور جس سے دیکھنے والے متاثر ہو جاتے ہیں آپ پر کچھ اثر نہیں کرتا اور عبادات میں کچھ سستی کرنے کے اور آئندہ اس قدر لمبا عرصہ اپنے رب کی یاد میں کھڑے رہنا ترک کرنے کی بجائے آپؐ ان کی اس بات کو ناپسند کرتے ہیں اور انہیں جواب دیتے ہیں کہ کیا میں خدا کا شکرگزار بندہ نہ بنوں۔ وہ مجھ پر اس قدر احسان کرتا ہے، اس قدر فضل کرتا ہے اس شفقت کے ساتھ مجھ سے پیش آتا ہے پھر کیا اس کے اس حسن سلوک کے بدلہ میں اس کے نام کا ورد نہ کروں؟ اس کی بندگی میں کوتاہی شروع کر دوں۔

کیا اخلاص سے بھرا اور کیسی شکر گزاری ظاہر کرنے والا یہ جواب ہے اور کس طرح آپ کے قلب مطہر کے جذبات کو کھول کر پیش کر دیتا ہے خدا کی یاد اور اس کے ذکر کی یہ تڑپ اور کسی کے دل میں ہے۔ کیا کوئی اور اس کا نمونہ پیش کر سکتا ہے، کیا کسی اور قوم کا بزرگ آپؐ کے اس اخلاص کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ میں اس مضمون کے پڑھنے والے کو اس طرف بھی متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس عبادت کے مقابلہ اس بات کا خیال بھی رکھنا چاہئے کہ آپؐ کس طرح کاموں میں مشغول رہتے ہیں اور یہی نہیں کہ رات کے وقت عبادت کے لئے اٹھ کر کھڑے ہو جاتے اور دن بھر سوئے رہتے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو پھر اس شوق اور تڑپ کا پتہ نہ لگتا جو اس صورت میں ہے کہ دن بھر بھی آپؐ خدا تعالیٰ کے نام کی اشاعت اور اطاعت و فرمانبرداری کا رواج دینے کی کوشش میں لگے رہتے تھے۔ خود پانچ اوقات میں امام ہو کر نماز پڑھاتے تھے۔ دور دور کے جو وفود اور

سُفراء آتے تھے ان کے ساتھ خود ہی ملاقات کرتے اور ان کے مطالبات کا جواب دیتے۔ جنگوں کی کمان بھی خود ہی کرتے۔ صحابہ کو قرآن شریف کی تعلیم بھی دیتے۔ جج بھی خود تھے۔ تمام دن جس قدر جھگڑے لوگوں میں ہوتے ان کے فیصلے کرتے۔ عمال کا انتظام، بیت المال کا انتظام، ملک کا انتظام، دین اسلام کا اجراء اور پھر جنگوں میں فوج کی کمان۔ بیویوں کے حقوق کا ایفاء۔ پھر گھر کے کام کاج میں شریک ہونا یہ سب کام آپ دن کے وقت کرتے اور ان کے بجالانے کے بعد بجائے اس کے کہ چور ہو کر بستر پر جا پڑیں اور سورج کے نکلنے تک اس سے سر نہ اٹھائیں بار بار اٹھ کر بیٹھ جاتے اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر کے تحمید کرتے اور نصف رات کے گزرنے پر اٹھ کر وضو کرتے اور تن تنہا جب چاروں طرف خاموشی اور سناٹا چھایا ہوا ہوتا اپنے رب کے حضور میں نہایت عجز و نیاز سے کھڑے ہو جاتے اور تلاوت قرآن شریف کرتے اور اتنی اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ آپؐ کے پاؤں متورم ہو جاتے حتیٰ کہ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بھی آپؐ کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا تو اس قدر تکلیف ہوئی کہ قریب تھا کہ میں نماز توڑ کر بھاگ جاتا کیونکہ میرے قدم اب زیادہ بوجھ برداشت نہیں کر سکتے تھے اور میری طاقت سے باہر تھا کہ زیادہ دیر تک کھڑا رہ سکوں۔ یہ بیان اس شخص کا ہے جو نوجوان اور رسول کریم ﷺ سے عمر میں کہیں کم تھا جس سے سمجھ میں آ سکتا ہے کہ آپؐ کی ہمت اور جذبۂ محبت ایسا تیز تھا کہ باوجود پیری کے اور دن بھر کام میں مشغول رہنے کے آپؐ عبادت میں اتنی اتنی دیر کھڑے رہتے کہ جوان اور پھر مضبوط جوان جن کے کام آپؐ کے کاموں کے مقابلہ میں پاسنگ بھی نہ تھے آپؐ کے ساتھ کھڑے نہ رہ سکے اور تھک کر رہ جاتے۔ یہ عبادت کیوں تھی اور کس وجہ سے آپؐ یہ مشقت برداشت کرتے تھے صرف اسی لئے کہ آپؐ ایک شکر گزار بندے تھے اور آپؐ کا دل خدا تعالیٰ کے احسانات کو دیکھ کر ہر وقت اس کے ذکر کرنے کی طرف مائل رہتا۔"

(انوار العلوم جلد 1 صفحہ 511 تا 513)

مزید فرماتے ہیں کہ:۔

"آپؐ کو خدا تعالیٰ سے کچھ ایسی محبت اور پیار تھا کہ کوئی معاملہ ہو اس میں خدا تعالیٰ کا ذکر ضرور کرتے۔ اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے، کھاتے پیتے غرض کہ ہر موقع پر خدا کا نام ضرور لیتے۔"

(انوار العلوم جلد 1 صفحہ 454)

رسول اللہ ﷺ کی عشق و محبت الٰہی کی یہی والہانہ اور عاشقانہ ادائیں دیکھ کر اہل مکہ بھی بے اختیار پکار اٹھتے کہ "عشق محمد ربہ" محمدؐ تو اپنے رب پر عاشق ہو گیا ہے۔"

نماز رسول کریم ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھی۔ آپؐ محبت الٰہی اور ذکر و شکر سے بھری ہوئی نماز ادا کرتے تو اس کے بعد پھر یہ دعا کرتے کہ:۔

اے اللہ مجھے اپنے ذکر، اپنے شکر اور اپنی حسین عبادت کی توفیق عطا فرما" (ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ)

خدا تعالیٰ کے ذکر اور یاد سے آپؐ کا دل سیر نہ ہوتا۔ آپؐ فرماتے کہ "میری آنکھیں تو سو جاتی ہیں مگر دل نہیں سوتا"۔ (بخاری کتاب المناقب) رسول اللہؐ آئینہ دیکھتے تو یہ دعا کرتے۔ اے اللہ جس طرح تو نے میری شکل و صورت حسین بنائی ہے اسی طرح میرے اخلاق کو بھی حسین بنا دے (حصنِ حصین) نیا لباس زیب تن فرماتے تو اپنے رب کی حمد و ثنا کرتے (ترمذی کتاب اللباس) کوئی خوشخبری سنتے تو فوراً سجدۂ شکر بجالاتے۔

(تاریخ الخطیب للبغدادی جلد 4 صفحہ 157)

کسی مجلس میں بیٹھے ہوئے بھی ستر بار سے زیادہ استغفار کرتے۔ (ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ)

حضرت مصلح موعود تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"آپؐ کی خوراک ایسی سادہ تھی کہ اکثر کھجور اور پانی پر گزارہ کرتے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپؐ کے انصار ہمسائے دودھ تحفہ بھیجتے تو اکثر ہم لوگوں کو پلا دیتے............ سادہ زندگی کی وجہ سے آپؐ کھجور اور پانی پر ہی کفایت کر لیتے۔ ایک صحابیؓ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپؐ کے سامنے کدو پکا کر رکھا گیا تو آپؐ نے اسے بہت پسند فرمایا۔ ان تمام کھانوں کے ساتھ آپؐ اصل مالک کو نہ بھولتے بلکہ خدا کا نام لے کر کھانا شروع کرتے اور دائیں ہاتھ سے کھاتے اور اپنے آگے سے کھاتے اور جب کھا چکتے تو فرماتے کہ ....سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ بہت بہت تعریفیں پاک تعریفیں، برکت والی تعریفیں، ایسی تعریفیں کہ جو ایک دفعہ پر بس کرنے والی نہ ہوں۔ جو چھوڑی نہ جاویں۔ جن کی ہمیشہ عادت رہے۔ اے ہمارے رب یعنی مولا تیرا شکر تو میں بہت بہت کرتا ہوں پر تُو بھی مجھ پر رحم کر اور آج کے انعام پر ہی بس نہ ہو جائے بلکہ تو ہمیشہ مجھ پر انعام کرتا رہ اور میں ہمیشہ تیرا شکر کرتا رہوں۔ اس دعا پر غور کرو دیکھو کہ کھانا کھاتے وقت آپؐ کے دل میں کیا جوش موجزن ہوں گے اور کیا شکر کا دریا پھوٹ کر بہہ رہا ہوگا پھر اس پر بھی غور کرو کہ لکم فی رسول اللہ اسوة حسنة یعنی تمہارے لئے رسول کریمؐ ایک بہتر سے بہتر نمونہ ہے جس کی تمہیں پیروی کرنی چاہئے۔

(انوار العلوم جلد 1 صفحہ 450-451)

رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے کہ "اللہ اپنے اس بندے سے بہت راضی ہوتا ہے جو ایک لقمہ بھی کھاتا ہے تو اللہ کی حمد کرتا ہے۔ پانی پیتا ہے تو اس پر بھی حمد کرتا ہے۔" (ترمذی کتاب الدعوات)

خدا کے مقدس و محبوب رسول ﷺ نے اپنے رب کی چھوٹی بڑی تمام نعمتوں اور عطاؤں اور احسانوں پر شکر ادا کرنے کا جو اعلیٰ نمونہ اور اسوۂ حسنہ ہمارے لئے چھوڑا ہے اس پر عمل کرنے اور اسے اپنانے کی ہمیں بھی تاکید و تلقین فرمائی ہے بلکہ آپ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ بندوں کا بھی شکریہ ادا کیا کرو۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ:۔ جو شخص لوگوں کے احسانوں کا شکر نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ (ترمذی کتاب البر والصلۃ)

حضرت اسامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ:۔

"جس شخص سے کوئی نیکی کی جائے تو وہ اس نیکی کرنے والے سے یہ کہے جزاك الله خيرا "اللہ تعالیٰ تجھے بہترین جزا دے۔" تو اس شخص نے تعریف کا حق ادا کر دیا۔" (ترمذی کتاب البر والصلۃ)

رسول خدا ﷺ کی عظمت کردار اور علو شان کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سب نبیوں سے افضل و اعلیٰ ہونے کے باوجود آپ کی طرز زندگی نہایت سادہ تھی جس میں ٹھاٹھ باٹھ یا تکلف کا کوئی شائبہ تک نہ تھا۔ آپ تمام امراء و رؤسا، اور دنیا کے بادشاہوں کے برعکس اپنے گھر میں ایک عام انسان کی زندگی گزارتے اور گھر کے کاموں میں گھر والوں اور بیویوں کا ہاتھ بٹاتے اور ان کے لئے آسانی اور سہولت کے سامان بہم پہنچاتے۔ چنانچہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اونٹ کو خود چارہ ڈالتے، گھر کے کام کاج کرتے، اپنی جوتیوں کی مرمت کر لیتے، کپڑے کو پیوند لگا لیتے۔ بکری کا دودھ دوہ لیتے۔ خادم کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتے۔ آٹا پیستے پیستے اگر وہ (خادم) تھک جاتا تو اس میں اس کی مدد کرتے۔ بازار سے گھر کا سامان اٹھا کر لانے میں شرم و حیا محسوس نہ کرتے۔ امیر و غریب ہر ایک سے مصافحہ کرتے۔ سلام میں پہل کرتے۔ اگر کوئی معمولی کھجوروں کی بھی دعوت دیتا تو آپ اسے حقیر نہ سمجھتے اور قبول فرماتے۔ آپؐ نہایت ہمدردی، نرم مزاج اور حلیم الطبع تھے۔ آپؐ کا رہن سہن نہایت صاف ستھرا تھا۔ بشاشت سے پیش آتے۔ تبسم آپؐ کے چہرے سے جھلکتا رہتا۔ آپؐ زور کا قہقہہ لگا کر نہیں ہنستے تھے۔ (خوف خدا سے) فکر مند رہتے لیکن تُرش روئی اور خشکی نام کو نہ تھی۔ منکسر المزاج تھے لیکن اس میں کسی کمزوری یا پست ہمتی کا شائبہ تک نہ تھا۔ بڑے فیاض و سخی لیکن بے جا خرچ سے ہمیشہ بچتے تھے۔ نرم دل۔ رحیم و کریم تھے۔ ہر مسلمان سے مہربانی سے پیش آتے۔ اتنا پیٹ بھر کر نہ کھاتے کہ اباسیاں لیتے رہیں۔ کبھی حرص و طمع کے جذبہ سے ہاتھ نہ بڑھاتے (بلکہ صابر و شاکر اور کم پر قناعت فرماتے)

(مشکوٰۃ بحوالہ منتخب احادیث از نظارت اشاعت ربوہ ص 19-20)

نبوت کے تھے جس قدر بھی کمال
وہ سب جمع ہیں آپؐ میں لامحال
صفات جمال اور صفاتِ جلال
ہر اک رنگ ہے بس عدیم المثال
محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام
علیک الصلوۃ علیک السلام

رسول کریم ﷺ رحمت للعالمین تھے۔ آپؐ کے رحم و کرم اور ہمدردی و غمگساری سے خدا کے سارے بندے اور ساری مخلوق فیضیاب ہوتی۔ یہ رحمت الٰہی کا وہ سمندر تھا جو اہل و عیال، رشتہ داروں، دوستوں دشمنوں اپنوں بیگانوں سب کو سیراب کرتا اور چرند پرند بے زبان جانداروں پر بھی رحمت کا یہ سحاب یکساں برستا۔ امراء و غرباء اور یتامیٰ، بیوگان، خدام و غلام سب اس ابرِ کرم سے مسلسل شاداب ہوتے ہیں حضرت مسیح موعود نے کیا ہی خوب فرمایا ہے

آں ترحمہا کہ خلق از وے بدید
کس ندیدہ در جہاں از مادرے

وہ ہمدردی اور رحم و کرم کے نظارے جو مخلوق خدا نے آپؐ کے وجود باجود سے دیکھے وہ اس دنیا کے کسی لال نے اپنی ماں سے بھی نہ دیکھے ہوں گے۔

خود خالق کائنات اپنے حبیب ﷺ کی شان رحمت کی گواہی ان الفاظ میں دیتا ہے کہ:۔

اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت کے طور پر (انبیاء:108)

پس اللہ کی خاص رحمت کی وجہ سے تُو ان کے لئے نرم ہو گیا اور اگر تُو تُند خُو (اور) سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے گرد سے دور بھاگ جاتے۔ پس ان سے درگزر کر اور ان کے لئے بخشش مانگ۔

(آل عمران:160)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اپنے ترجمۂ قرآن کریم میں اس آیت کریمہ پر حاشیہ کے نوٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

اس آیت کریمہ میں سب سے پہلے آنحضرت ﷺ کے نرم دل ہونے کا ذکر ہے۔ جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا............ "مومنوں کے لئے بے حد مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔" (التوبہ :128) دوسرے قطعیت سے اس بات کا اعلان کیا گیا ہے کہ صحابہ کسی حرص کے نتیجہ میں رسول اللہ ﷺ کے گرد اکٹھے نہیں تھے اور آنحضرت ﷺ اگر دنیا جہان کا خزانہ ان پر خرچ کرتے تو وہ ہرگز پروانوں کی طرح اکٹھے نہیں ہو سکتے تھے۔ پس آپؐ تو رحمت مجسم تھے۔

حضرت معرور بن سویدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذرؓ کو ایک خوبصورت جوڑا پہنے ہوئے دیکھا۔ ان کے غلام نے بھی ایسا ہی جوڑا پہن رکھا تھا۔ میں نے تعجب سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا آنحضرت ﷺ کے زمانے میں انہوں نے اپنے غلام کو برا بھلا کہا اور اس کی ماں کے عیب بیان کر کے اسے شرم دلائی۔ رسول اللہ ﷺ کو اس کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا تم میں جہالت کی رگ ابھی باقی ہے (یعنی یہ جہالت کی حرکت ہے) یہ غلام تمہارے بھائی ہیں وہ تمہارے خدمت گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہاری نگرانی میں دیا ہے جس شخص کے ماتحت اس کا بھائی ہو وہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے اور ان سے ان کی طاقت سے زیادہ کام نہ لو اور اگر تم کوئی مشکل کام ان کے سپرد کرو تو اس کام میں خود بھی ان کا ہاتھ بٹاؤ اور ان کی مدد کرو۔

(مسلم کتاب الایمان)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم

ﷺ نے فرمایا تین باتیں جس میں ہوں اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفاظت میں رکھے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا (پہلی یہ کہ وہ) کمزوروں سے نرمی کا سلوک کرے، (دوسری یہ کہ) والدین سے (مہربانی) و شفقت سے پیش آئے اور تیسری یہ کہ اپنے مملوک (خادم اور نوکروں) سے حسن سلوک کرے۔''

(ترمذی صفة القیمٰة)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ سب لوگوں سے بڑھ کر اچھے اخلاق کے مالک تھے.......... حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے نو سال تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی مجھے یاد نہیں کہ کبھی آپؐ نے مجھے فرمایا ہو کہ تو نے یہ کام کیوں کیا؟ یا تو نے فلاں کام کیوں نہیں کیا؟''

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تین شخص ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن میں سخت باز پُرس کروں گا۔ ایک وہ جس نے میرے نام پر کسی کو امان دی اور پھر (دھوکا بازی) و غداری کی (دوسرا وہ شخص) جس نے کسی آزاد کو پکڑ کر بیچ دیا اور اس کی قیمت لے کر کھا گیا۔ (تیسرا وہ آدمی) جس نے کسی کو مزدوری پر رکھا اس سے پورا پورا کام لیا لیکن اس کو (طے شدہ) مزدوری نہ دی۔ (بخاری کتاب البیوع) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو۔ (ابن ماجہ کتاب الرہون)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی سے جھگڑے کی طرح نہ ڈالو اور نہ اس سے (بیہودہ تحقیر آمیز) مذاق کرو اور نہ اس سے ایسا وعدہ کرو جسے پورا نہ کر سکو۔

(ترمذی ابواب البر والصلة)

رسول کریم ﷺ کی اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کی مخلوق اور بندوں سے ہمدردی و غمخواری دونوں اوصاف بے مثل اور اپنے اندر ہمارے لئے کامل نمونہ رکھتے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اعلیٰ ترین اخلاق (مکارم الاخلاق) کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے (السنن الکبریٰ) لوگوں سے حسن سلوک کے بارہ میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن تم میں سب سے زیادہ مجھے محبوب اور سب سے زیادہ میرے قریب وہ لوگوں ہوں گے جو سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہوں گے۔

(ترمذی کتاب البر والصلة)

ام المومنین حضرت عائشہؓ بیویوں سے حسن سلوک کے بارہ میں آپؐ کا ارشاد یوں بیان فرماتی ہیں کہ تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل (بیوی بچوں) سے سب سے اچھا سلوک کرنے والا ہے اور میں تم سب سے زیادہ اپنے اہل سے اچھا سلوک کرنے والا ہوں۔ (ابوداؤد) رسول اللہ ﷺ کا والدین سے حسین سلوک کے بارہ میں ایک ارشاد حضرت ابوہریرہ کی روایت میں یہ ہے کہ رسولؐ اللہ نے تین بار فرمایا رَغِمَ اَنفُہٗ مٹی میں ملے اس کی ناک (یعنی ایسا شخص لائق مذمت ہے اور بدقسمت ہے) جس نے اپنے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور پھر وہ ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکا۔

(مسلم کتاب البر والصلة)

ہمسایہ سے حسن سلوک کے بارہ میں حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ:۔ ''جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔ پھر مہمان کے بارہ میں اسی حدیث شریف میں فرمایا کہ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے (فلیکرم ضیفه) پھر فرمایا کہ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ خیر و بھلائی اور نیکی کی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔

(بخاری کتاب الادب)

رسول کریم ﷺ نے اچھے اور بااخلاق انسان بنانے کے لئے ایسی حسین اور کامل تعلیم دی ہے جس پر عمل کرنے سے معاشرہ اور گھرانے امن و سکون کا گہوارا بن سکتے ہیں اور دنیا سے فتنہ و فساد کی جڑ کٹ سکتی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔

جس نے کسی مومن کی تکلیف اور بے چینی کو دور کیا اللہ قیامت کے روز اس کی بے چینیوں اور تکالیف کو دور کرے گا اور جس نے کسی تنگ دست کو آرام پہنچایا اور اس کے لئے آسانی مہیا کی اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کے لئے آسانیاں مہیا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کی دنیا اور آخرت میں پردہ پوشی کرے گا جو اپنے (دینی) بھائی کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کی مدد پر تیار رہتا ہے جو اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔ (مسلم کتاب الذکر)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ تم میں کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ دوسرے کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (بخاری کتاب الایمان)

حضرت ابو یوسفؓ عبداللہ بن سلام بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اے لوگو! سلام کو رواج دو ضرورت مند کو کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو اور اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ (اگر ایسا کرو گے) تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(ترمذی ابواب صفة القیامه)

آپؐ نے معاشرہ کے گرے پڑے اور کمزور و درماندہ افراد کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ حضرت ابودرداؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:۔

''کمزوروں میں مجھے تلاش کرو کمزوروں اور غریبوں کی وجہ سے تم کو رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے۔'' (ترمذی کتاب الجہاد)

آپس میں ایک دوسرے کی لغزشوں اور قصوروں کو معاف نہ کرنے اور عفو و درگزر کی بجائے معاملات کو طول دینے سے گھرانوں اور معاشرہ کا امن و سکون برباد ہوتا ہے۔ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں:۔ جو شخص دوسرے کے قصور معاف کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عزت دیتا ہے (اور کسی کے قصور معاف کر دینے سے کوئی بے عزتی نہیں ہوتی)

(عن ابی ہریرہؓ مسند احمد)

حضرت معاذ بن انسؓ سے مروی ہے کہ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا بڑی فضیلت یہ ہے کہ تو قطع تعلق کرنے والے سے تعلق قائم رکھے اور جو تجھے نہیں دیتا اسے بھی دے اور جو تجھے برا بھلا کہتا ہے اس سے تُو درگزر کرے۔ (مسند احمد 3/438)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ:۔

بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے۔ ایک دوسرے کے عیب کی ٹوہ میں نہ رہا کرو اور (اپنے بھائی کے خلاف) جاسوسی نہ کرو، اچھی چیز ہتھیانے کی حرص نہ کرو، حسد نہ کرو، بغض و کینہ (اور دشمنی) نہ رکھو، بے رخی نہ برتو۔ جس طرح اس نے حکم دیا ہے کہ اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ (مومن مومن کا) بھائی ہے اور وہ اس پر ظلم نہیں کرتا، اسے رسوا نہیں کرتا، اسے حقیر نہیں جانتا.......... ہر (دینی بھائی کی) تین چیز دوسرے (دینی بھائی) پر حرام ہیں اس کا خون اس کی عزت و آبرو اور اس کا مال.......... ایک اور حدیث میں یہ بھی فرمایا کہ ایک دوسرے کے سودے نہ بگاڑا کرو۔

(مسلم باب تحریم الظن و بخاری کتاب الادب)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کے نام پر پناہ چاہتا ہے اسے تم بھی پناہ دو اور جو شخص اللہ کا نام لے کر مانگتا ہے اسے کچھ نہ کچھ ضرور دو اور جو شخص دعوت کے لئے بلاتا ہے اس کی دعوت قبول کرو۔ جو شخص تم سے نیک سلوک کرتا ہے اس کے اس نیک سلوک کا بدلہ کسی نہ کسی رنگ میں ضرور دو اگر بدلہ دینے کے لئے تمہارے پاس کچھ نہ ہو تو کم از کم اس کے لئے دعائے خیر ہی کرو۔ تم اس کے لئے اتنی دعا کرو کہ تمہیں احساس ہونے لگے کہ تم نے اس کے احسان کا بدلہ اتار دیا ہے۔

(ابوداؤد کتاب الزکوٰة)

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ظلماً کسی مسلمان کا حق مار لے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ کی آگ مقدر کر دیتا ہے اور جنت اس پر حرام کر دیتا ہے اس پر ایک شخص نے عرض کیا رسول اللہؐ! اگر وہ تھوڑی سی چیز ہو تو پھر بھی؟ رسول اللہؐ نے فرمایا ہاں چاہے وہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی کیوں نہ ہو۔ (مسلم کتاب الایمان)

سرور کائنات فخر موجودات سید الانبیاء حضرت مصطفیٰؐ کے عظیم خلق اور مبارک اسوہ کے اس مضمون کو خاکسار رسول اللہ ﷺ کی چند دعاؤں پر ختم کرنا چاہتا ہے

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

''رسول کریم ﷺ کو خدا تعالیٰ پر ایسا توکل تھا کہ ہر مصیبت اور مشکل کے وقت اسی پر نظر رکھتے اور اس کے سوا ہر شے سے توجہ ہٹا لیتے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپؐ آجکل کے صوفیاء کی طرح اسباب کے تارک نہ تھے کیونکہ اسباب کا ترک گویا خدا تعالیٰ کی مخلوق کی ہتک کرنا اور اس کی پیدائش کو لغو قرار دینا ہے۔ لیکن اسباب کو مہیا کرنے کے بعد آپ بکلی خدا تعالیٰ پر توکل کرتے اور گو اسباب مہیا کرتے لیکن ان پر بھروسہ اور توکل کبھی نہ کرتے اور صرف خدا ہی کے فضل کے امیدوار رہتے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آپ ہر ایک گھبراہٹ کے وقت فرماتے..........۔

کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے۔ وہ رب ہے بڑے تخت حکومت کا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ آسمانوں کا رب ہے۔ وہ زمین کا رب ہے۔ وہ بزرگ تخت کا رب ہے۔ (یعنی میرا بھروسہ اور توکل تو اسی پر ہے)

(بخاری جلد 2 کتاب الدعوات باب الدعا عند الکرب)

(انوار العلوم جلد 1 ص 496-497)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''یہ بات بھی آپؐ کی عادات میں داخل تھی کہ سونے سے پہلے دونوں ہاتھوں کو ملا کر دعا فرماتے پھر سب بدن پر ہاتھ پھیر لیتے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ:..........یعنی آپ ہر شب جب اپنے بستر پر جاتے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں ملاتے پھر ان میں پھونکتے اور (آخری تین سورتیں) پڑھتے۔ پھر جہاں تک ہو سکتا اپنے بدن پر ہاتھ ملتے اور ابتدا سر اور منہ اور جسم کے اگلے حصہ سے فرماتے اور تین دفعہ ایسا ہی کرتے۔ ذرا ان تین سورتوں کو باترجمہ پڑھو اور پھر سوچو کہ رسول کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی عظمت اور غنا پر کتنا ایمان تھا۔ کس طرح وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ کے بغیر اپنی زندگی خطرہ میں سمجھتے تھے۔''

(انوار العلوم جلد 1 صفحہ 454-455)

حضرت زیادؓ بن علاقہ آنحضور ﷺ کی ایک دعا یوں روایت کرتے ہیں کہ

اے اللہ! میں ناپسندیدہ اخلاق، برے کاموں اور بری خواہشات سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

(ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت ابوہریرہؓ سے نبی کریم ﷺ کی یہ دعا مروی ہے کہ:۔

اے اللہ! میں اختلاف اور منافقت اور برے اخلاق سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

حضرت عمرانؓ بن حصین بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے والد سے جب وہ مشرک تھا یہ وعدہ فرمایا تھا کہ مسلمان ہو جاؤ تو نہایت نفع بخش

باقی صفحہ 6 پر

مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب

موٹاپا وجوہات اور اس کے بداثرات

موٹاپا کیا ہوتا ہے؟

اگر کسی کا وزن، معیاری وزن کی آخری حد سے 10 فیصد بڑھ جائے تو اسے موٹاپا کہا جاتا ہے۔ تاہم آجکل جسمانی چربی کو بھی موٹاپے میں شامل کر لیا گیا ہے۔ جس شخص کا جتنا وزن زیادہ ہوگا۔ اتنا ہی برا اثر اس کی عمر پر پڑے گا۔ وزن کی زیادتی نہ صرف ہماری شخصیت کو متاثر کرتی ہے۔ بلکہ ہمارے روزمرہ کاموں پر بھی اس کا برا اثر پڑتا ہے۔

وجوہات

1۔ جسمانی خدوخال

انسان کی جسمانی ساخت کا اس میں بہت عمل دخل ہے۔ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جن کے جسم پر چربی بہت تھوڑی ہوتی ہے اور جسامت کے اعتبار سے بہت پتلے ہوتے ہیں جو زیادہ بھی کھا لیں۔ تو کبھی موٹے نہیں ہوتے۔ ایسے لوگوں کے جسم میں ایسا متبادل نظام موجود ہوتا ہے۔ جو زائد غذا کو متبادل چکنائی میں تبدیل ہونے اور جسم کے اندر جمنے سے روکتا ہے۔

دوسری قسم کے لوگ اپنے جسم میں بعض خاصے مضبوط عضلات رکھتے ہیں۔ ان کے اندر جسمانی عضلات کو صحیح طور پر ڈھالنے کی وہ خصوصیت نہیں ہوتی۔

تیسری قسم کے لوگوں کی جسامت گول مول ہوتی ہے ان کی گردن چھوٹی اور موٹی ہوتی ہے۔ ٹانگیں اور بازو چھوٹے اور موٹے ہوتے ہیں۔ ان کے جسم پر چربی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ان کے لئے اپنے جسم کو صحیح جگہ پر لانا بہت مشکل ہوتا ہے اور خاصا محنت طلب بھی ہوتا ہے۔

ایسے لوگ جن کے والدین کا وزن مناسب ہو۔ ان میں موٹا ہونے کا امکان بہت کم ہوتا ہے۔ اگر والدین میں سے ایک بھی موٹا ہو تو ان کے بچوں میں 40 فیصد موٹا ہونے کے امکانات ہوتے ہیں۔ اگر والدین دونوں موٹے ہوں تو ان کے بچوں میں 80 فیصد موٹا ہونے کے امکانات ہوتے ہیں۔

2۔ عادات

بہت سے لوگ اس لئے موٹے ہو جاتے ہیں کہ وہ جسمانی طور پر بہت سست ہوتے ہیں۔ اٹھنے، بیٹھنے، کھانے، پینے، گپ شپ کرنے اور لمبی تان کر سونے کے سوا انہیں اور کوئی کام نہیں ہوتا۔ کھانے پینے کی عادات میں بھی بہت فراوانی سے کام لیتے ہیں۔ گھی، مٹھائیاں، پھل، شربت، مکھن اور بہت سی چیزیں، جو کہ موٹاپے کا سبب بنتی ہیں۔ بغیر کسی وجہ کے کھاتے رہتے ہیں۔

3۔ بیماری

موٹاپا ایک بیماری بھی ہے۔ جو مختلف غدودوں کی کم عملی کی وجہ سے رونما ہوتی ہے۔ جن میں تھائرائیڈ غدود Thyroid Glands اور پچوٹری غدود (Pituitary Glands) شامل ہیں۔ جن کا مناسب علاج بہت ضروری ہے۔

4۔ خوراک کا زیادہ استعمال

ویسے تو بھوک کے نظام کو کنٹرول کرنے کے لئے ہمارے دماغ کا ایک حصہ ہے۔ جسے ہائپوتھیلامس (Hypo Thalamus) کہتے ہیں۔ ان غدود کے کسی خاص حصہ میں تکلیف کے بعد بھوک لگنا بند ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ہائپوتھیلامس کے کسی اور حصہ میں انتہائی خرابی کے باعث موٹاپے کا سبب بنتی ہے۔ ویسے تو دودھ کا ایک گلاس اور ڈبل روٹی کے دو پیس کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتے۔ مگر اتنی سی خوراک بھی ایک سال کے عرصہ میں بارہ کلوگرام تک وزن بڑھا سکتی ہے۔ کوکا کولا کی ایک بوتل اگر روزانہ پی جائے تو ایک ماہ میں ایک پونڈ وزن بڑھ سکتا ہے۔ بہرحال اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ وزن بڑھانا بہت آسان ہے اور وزن کم کرنا بہت مشکل ہے۔

موٹاپے کے بداثرات

موٹاپے کی وجہ سے برے اثرات دو طرح سے عمل میں آتے ہیں۔ 1۔ خاص مقام پر چکنائی کی تہہ جمنے سے وزن میں زیادتی۔ 2۔ جسم میں زائد خلیوں کو خوراک کی فراہمی کا مسئلہ۔

موٹاپے سے نہ صرف انسانی صحت پر بُرا اثر پڑتا ہے بلکہ انسان کی شکل و صورت بھی بگڑ جاتی ہے۔ موٹے آدمی میں بہت جلد تھکاوٹ کا احساس پیدا ہو جاتا ہے۔

موٹاپے کا شکار افراد میں معدہ کی خرابی، بدہضمی وغیرہ اکثر رہتی ہے۔ ہرنیا کی بیماری، ٹانگوں کی وریدوں کا سکڑنا اور پھولنا موٹے افراد میں زیادہ ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کو جوڑوں کے درد کی شکایت بھی عام دیکھنے میں آتی ہے۔ ان کا سانس جلد پھول جاتا ہے۔ دل کی بیماریاں بھی موٹے لوگوں میں زیادہ ہوتی ہیں۔ موٹاپے کا شکار افراد میں دل کا دورہ عام طور پر جان لیوا ثابت ہوتا ہے۔ ایسے افراد میں شوگر (Diabetes) ہونے کے امکانات بھی قدرے زیادہ ہوتے ہیں اور ان کے خون میں کولیسٹرول (Cholestrol) بہت بڑھ جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہارٹ اٹیک کے علاوہ بلڈ پریشر بھی زیادہ ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حفظان صحت کے اصولوں پر چلنے کی توفیق دے اور لمبی صحت والی زندگی دے اور خدمت دین کی بھی توفیق دے۔ آمین

پیدل چلنا صحت کے لئے مفید ہے

طب کی تاریخ اور جدید تحقیق دونوں ہی سے ثابت ہے کہ جسمانی سرگرمی، کسرت، پہلوانی، تیراکی وغیرہ سے صحت بہتر اور توانا رہتی ہے اور ورزشوں میں سب سے آسان اور سستی ورزش پیدل چلنا ہے۔ ایک بزرگ سال میں ایک دفعہ شہر سے 65 میل دور اپنے بیوی بچوں سے ملنے پیدل جاتے اور پیدل ہی لوٹتے تھے وہ اس سالانہ سفر کو صحت کے لئے بہت مفید قرار دیتے تھے۔ نوے سال کی عمر میں بھی وہ سدا بہار ہی رہے۔

ایک تازہ رپورٹ کے مطابق جن لوگوں نے روزانہ 2000 قدم چلنے کا سلسلہ جاری رکھا، ان کے وزن میں اضافے کا سلسلہ رک گیا۔ ایک اور مطالعے نے ثابت کیا کہ جو لوگ روزانہ 10,000 قدم چلتے ہیں ان کا قلب اور شریانیں صحت مند اور توانا رہتے ہیں۔ جسمانی نقل و حرکت سے بلڈ پریشر کے علاوہ بلڈ گلوکوز یعنی خون کی شکر کی سطح بھی کم رہتی ہے۔

ہم سب کو جائزہ لینا چاہئے کہ ہم روزانہ کتنے قدم چلتے ہیں۔ 2000 قدم؟ 4000 قدم؟ یا اوپر مذکورہ 10,000 قدم؟ آپ اگر واقعی روزانہ حرارے (کیلوریز) جلانے کی رفتار بڑھانا چاہتے ہیں پھر زیادہ قدم اٹھائیے یعنی زیادہ چلئے، اس طرح آپ کا وزن ہی کم نہیں رہے گا بلکہ صحت کے دوسرے فائدے بھی آپ کے حصے میں آئیں گے۔ قدم گن گن کے چلئے، اچھی صحت بھی آپ کے ہم قدم ہوگی۔

اور ملکوں کی طرح پاکستان میں بھی قدم پیما آلہ دستیاب ہے۔ پیڈومیٹر نامی یہ آلہ آسانی سے پینٹ، شلوار وغیرہ کے ساتھ لگایا جا سکتا ہے۔ اس میں آپ کا ہر قدم ریکارڈ ہوتا رہتا ہے۔ بعض میٹروں میں فاصلہ، وقت اور جلنے والے حراروں کی تعداد بھی ریکارڈ ہو جاتی ہے لیکن یاد رہے اس قسم کے آلے ذرا پیچیدہ ہوتے ہیں، اس لئے سیدھا سادہ آلہ خریدنا ہی بہتر ہوتا ہے۔ آلہ ضروری نہیں، آپ اپنی انگلیوں سے بھی یہ کام لے سکتے ہیں۔ ہر ہفتے اٹھنے والے قدموں کی تعداد میں اضافہ آپ کو منزل صحت سے قریب تر کرتا جائے گا۔

پیدل چلنے کا فیصلہ کرنے کے بعد طے کیجئے کہ آپ روزانہ کتنے قدم چلیں گے، فرض کیجئے کہ آپ کل صبح 2000 قدم چلنے کا ارادہ کر لیتے ہیں تو ضرور اتنے قدم چلئے لیکن ہمارا مشورہ ہے کہ پہلے ہی دن اتنے قدم نہ اٹھائیے بلکہ صرف 500 قدم ہی چلئے اور ایک ہفتے بعد یہ تعداد بتدریج بڑھاتے جائیے۔ ہر ہفتے 500 قدم کے اضافے کی رفتار مناسب ہے، اس طرح آپ آرام اور سہولت کے ساتھ 2000 قدم کا ہدف یا ٹارگٹ حاصل کر لیں گے۔

روزانہ 2000 قدم کا ٹارگٹ حاصل کرنے کے بعد دھیرے دھیرے 10000 قدم روزانہ کے ہدف کی طرف اپنی پیش قدمی جاری رکھئے۔ اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ آپ دن بھر میں اپنے آنے جانے کے دوران اٹھنے والے قدموں کا حساب بھی رکھیں، مثلاً بازار آنے جانے کے دوران آپ کتنے قدم چلے یا کھانے کے کمرے سے باورچی خانے آنے جانے کے لئے آپ نے جو قدم اٹھائے انہیں بھی کل قدموں کی تعداد میں بڑھا لیجئے، ہاں سیڑھیاں چڑھنے اترنے کا حساب بھی اس میں شامل کر لینا چاہئے، لیکن قدم اٹھانے کی رفتار یکساں ہونی چاہئے تاکہ آپ درد یا بے آرامی کے شکار نہ ہوں۔ آپ اپنے ذہن سے کام لے کر بھی قدموں کی تعداد میں نئے نئے ڈھنگ سے اضافہ کر سکتے ہیں۔ قدم گن گن کے چلئے تاکہ منزل صحت قریب سے قریب تر آ جائے۔

(ہمدرد صحت اکتوبر 2008ء)

بقیہ صفحہ 5 قابل تقلید مبارک اسوہ

دعائیں تمہیں سکھاؤں گا۔ میرے والد نے مسلمان ہو کر حضور کو یہ وعدہ یاد دلایا تو رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا سکھائی۔

اے اللہ رشد و ہدایت کی باتیں میرے دل میں ڈال اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچا۔ (ترمذی کتاب الدعوات) حضرت شکلؓ بن حمید روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں درخواست کی کہ مجھے برائیوں سے بچنے کی کوئی دعا سکھلا دیں۔ رسول اللہؐ نے میری ہتھیلی پکڑ کر یہ دعا پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔

اے اللہ میں اپنی سماعت اور اپنی آنکھوں اور اپنی زبان اور اپنے دل اور اپنی شرمگاہ کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

حضرت ام معبدؓ بیان کرتی ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا کرتے سنا۔

اے اللہ میرے دل کو نفاق سے پاک کر دے اور میرے عمل کو ریا سے اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے پاک کر دے۔ بے شک تو ہی ہے جو آنکھوں کی خیانت اور دلوں کے چھپے بھید جانتا ہے (مشکوٰۃ المصابیح جامع الدعا)

حضرت شہرؓ بن حوشب نے حضرت ام سلمہؓ سے پوچھا کہ رسول کریمؐ کثرت سے کونسی دعا پڑھتے تو انہوں نے درج ذیل دعا بتائی۔ حضرت ام سلمہؓ یہ بھی فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ رسول اللہؐ یہ دعا اتنی کثرت سے کیوں مانگتے ہیں تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ "ہر شخص کا دل خدا کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ وہ جب چاہے اسے بدل دے۔ (اور وہ دعا یہ ہے) اے دلوں کو پھیرنے والے میرا دل اپنے دین پر قائم کر دے۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو رسول کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر سچے دل سے چلنے کی توفیق عطا فرمائے کہ ہر قسم کی برکتوں اور فلاح دارین کا یہی ذریعہ ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح و تقریب شادی

مکرم نصیر احمد بدر صاحب مربی سلسلہ دعوت الی اللہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر محمد زکریا صاحب ولد مکرم یوسف باجوہ صاحب آف چک نمبر 279/TDA ضلع لیہ کے نکاح کا اعلان محترمہ تسکین سرور صاحبہ بنت مکرم غلام سرور صاحب مرحوم آف چک نمبر 166 مراد ضلع بہاولنگر کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 27 جون 2009ء کو مکرم محمود احمد صاحب وڑائچ مربی ضلع بہاولنگر نے کیا۔ محترمہ تسکین سرور صاحبہ مکرم محمد شفیع صاحب کی پوتی ہیں۔ جبکہ مکرم محمد زکریا صاحب مکرم محمد اعظم باجوہ صاحب کے پوتے ہیں اور قائد ضلع لیہ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

اسی طرح مکرم ڈاکٹر محمد زکریا صاحب کے چھوٹے بھائی مکرم محمد عارف صاحب مربی سلسلہ ولد مکرم محمد یوسف باجوہ صاحب آف چک نمبر 279/TDA ضلع لیہ کے نکاح کا اعلان محترمہ عطیۃ الغالب صاحبہ بنت مکرم محمد رفیع صاحب آف چک نمبر 107/F ضلع بہاولنگر کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 27 جون 2009ء کو مکرم محمود احمد صاحب وڑائچ صاحب مربی ضلع بہاولنگر نے کیا۔ مکرم محمد عارف صاحب مکرم محمد اعظم باجوہ صاحب کے پوتے ہیں اسی روز رخصتی عمل میں آئی۔ اگلے روز مکرم محمد یوسف باجوہ صاحب نے اپنے دونوں بیٹوں کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں ضلع بھر کی اہم جماعتی شخصیات نے شمولیت کی۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں رشتے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور انہیں دین و دنیا کی خوشیوں سے مالا مال کرے۔ آمین

ولادت

مکرم چوہدری محمد حنیف صاحب دارالفضل غربی ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب و بہو مکرمہ ساجدہ پروین صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹے اور بیٹی کے بعد مورخہ 19 جون 2009ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مشہود احمد نام عطا فرمایا ہے نیز وقف نو کی الٰہی تحریک میں شمولیت کی اجازت بھی عطا فرمائی ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر کرے اور دین کا خادم بنائے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم وحید احمد صاحب چوہدری صدر جماعت درگانوالی ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں۔

خاکسار کی خوشدامن مکرمہ صبیحہ تسنیم صاحبہ پرنسپل شہزاد فاؤنڈیشن پبلک سکول دارالیمن ربوہ مورخہ 24 جولائی 2009ء کو بعمر 52 سال طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں انتقال کر گئیں۔ مکرم میر عبدالباسط صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ نے 25 جولائی کو دارالیمن غربی میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد آپ نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ صابرہ، شاکرہ ہر ایک کا خیال رکھنے والی، ملنسار، بہادر اور محنت کرنے والی خاتون تھیں۔ مرحومہ نے دو بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ سب بچے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم مظہر احمد صاحب بابت ترکہ مکرمہ مقبول بیگم صاحبہ)

مکرم مظہر احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ مقبول بیگم صاحبہ وفات پا چکی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 22/8 دارالیمن وسطی ربوہ رقبہ 1 کنال میں سے 5 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم مبشر احمد صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم مظہر احمد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم محمد ظفر اللہ صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم اظہر احمد صاحب (بیٹا)
5۔ مکرمہ عابدہ پروین صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرمہ شاہدہ پروین صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

تبدیلی نام

مکرمہ مجیدہ نگہت صاحبہ سکنہ دارالیمن وسطی حمد ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ میں نے اپنا نام مجیدن نگہت سے تبدیل کر کے مجیدہ نگہت رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔ شکریہ

صفائی اور شجرکاری

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

شہر کی صفائی کی طرف توجہ کرو اور درخت اور پھول اور سبزیاں لگاؤ۔ جن لوگوں نے گھروں میں درخت لگائے ہوئے ہیں۔ انہیں دیکھ کر دل بہت خوش ہوتا ہے۔ گلی میں سے گزریں تو لہلہاتے درخت نہایت بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن اصل میں یہ کام میونسپل کمیٹی اور لوکل انجمن کا ہے۔ اگر سارے مل کر کوشش کریں تو وہ شہر کو دلہن بنا سکتے ہیں۔ ...... اب بھی جب میں تصور کرتا ہوں تو یورپ کا نظارہ میری آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ ہر گھر میں دروازوں کے آگے چھجے بنے ہوئے ہیں اور ان پر بکسوں میں بھری ہوئی مٹی پڑی ہے اور اس میں پھول لگے ہوئے ہیں۔ جس گلی میں سے گزرو پھول ہی پھول نظر آتے ہیں اور سارا شہر ایک گلدستہ کی طرح معلوم ہوتا ہے۔ ربوہ بھی اسی طرح بنایا جا سکتا ہے۔ بڑی محنت کی ضرورت نہیں تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے۔ اس سے بیوی بچوں کو باغبانی کا فن بھی آتا ہے۔ صحت بھی اچھی ہو جاتی ہے اور کچھ آمد کی صورت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ مثلاً گھروں میں خربوزے، ککڑی اور دوسری چیزیں لگا دی جائیں تو خوبصورتی کی خوبصورتی نظر آئے گی۔ صحت بھی اچھی رہے گی اور کھانے کو ترکاری بھی مل جائے گی جو یہاں نصیب نہیں۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ یورپ کا ڈاکٹر بھی کہتا ہے کہ سبزیاں کھاؤ مگر پاکستان میں سبزیاں نہیں ملتیں۔ اگر لوگ گھروں میں سبزیاں لگانے لگ جائیں اور سبزیاں کھانے کی عادت ڈالیں تو اس سے ان کی صحت میں بھی ترقی ہوگی اور پھر جو شخص گھروں میں سبزیاں لگائے گا اور اسے سبزیاں کھانے کی عادت ہوگی۔ وہ دکاندار سے بھی اصرار کرے گا کہ سبزیاں لاؤ اور دکاندار آگے زمینداروں سے اصرار کرے گا کہ تم سبزیاں لگاؤ۔ اس طرح ملک میں سبزیاں کاشت کرنے کا رواج عام ہو جائے گا۔

(الفضل 14 دسمبر 1955ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جب بسلسلہ علاج یورپ میں تھے تو زیورچ سے مئی 1955ء میں ناظر صاحب اعلیٰ کو حسب ذیل مکتوب لکھا جس میں تاکید فرمائی کہ اہل ربوہ کی صحت کے لئے زیادہ سے زیادہ درخت لگوائے جائیں۔

حضور نے فرمایا:۔

”ربوہ میں لوگوں کی صحت کے لئے زیادہ سے زیادہ درخت لگانے نہایت ضروری ہیں اور درخت بغیر پانی کے نہیں لگ سکتے۔ آپ فوری طور پر صدر انجمن میں یہ معاملہ رکھ کر پاس کرائیں کہ پہلے ٹیوب ویل کو درست کرایا جائے۔ بلکہ بہتر ہو کہ بجلی کا انجن اس کی جگہ فوری لگ جائے تاکہ پانی باافراط مہیا ہو سکے اور پہلے لگے ہوئے درخت سوکھ نہ جائیں اس کے علاوہ مزید ٹیوب ویل بھی جلدی لگائے جانے ضروری ہیں۔ اس بارہ میں کسی واقف سے مشورہ کر کے فوری اپنی رپورٹ بھجوائیں کہ کس کس جگہ ٹیوب ویل لگ سکیں گے جن سے تمام ربوہ کی سڑکوں پر پودوں کے لئے پانی آسانی سے دیا جا سکے۔

ضروری ہے موجودہ درختوں سے بھی دس پندرہ گنے بلکہ زیادہ درخت لگائے جائیں بجلی سے اب کام بہت آسان ہو گیا ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 17 ص 527)

اعلان داخلہ

کالج آف آرٹ اینڈ ڈیزائن یونیورسٹی آف دی پنجاب نے درج ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ (i) بی ایف اے ان پینٹنگ، گرافک ڈیزائن اینڈ ٹیکسٹائل ڈیزائن (ii) بیچلر ان آرکیٹکچر درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 17 اگست 2009ء ہے جبکہ داخلہ ٹیسٹ برائے بی ایف اے 27 تا 29 اگست اور آرکیٹکچر کیلئے 24، 25 اگست کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے فون نمبر 042-99213593,99211608 پر رابطہ کریں۔

نیشنل کالج آف آرٹس لاہور نے درج ذیل پروگرامز میں HEC سکالرشپ کے تحت داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ (i) ایم اے/ایم فل/پی ایچ ڈی۔ یہ پروگرام فارن سکالرشپ کے تحت ہوں گے اور منتخب شدہ امیدوار یو کے، یو ایس اے اور دیگر ترقی یافتہ ممالک میں اس سکالرشپ کے تحت تعلیم حاصل کر کے واپس آنے کے بعد پانچ سال کیلئے نیشنل کالج آف آرٹس میں پڑھانے کے پابند ہوں گے۔ درخواست فارم کالج کی اس ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کیا جا سکتا ہے۔ www.nca.edu.pk اور درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 10 اگست 2009ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے کالج کی ویب سائٹ اور فون نمبر 042-9210599,9210601 پر رابطہ کریں۔

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف فیشن اینڈ ڈیزائن لاہور نے درج ذیل چار سالہ پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

فیشن ڈیزائن، فیشن مارکیٹنگ اینڈ مرچنڈائزنگ ٹیکسٹائل ڈیزائن، جمز اینڈ جیولری، فرنیچر ڈیزائن اینڈ مینوفیکچرنگ، لیدر ایسیسریز اینڈ فٹ ویئر ڈیزائن درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 21 اگست 2009ء ہے مزید معلومات کیلئے ویب سائٹ www.pifd.edu.pk یا فون نمبر 042-5315401-09 پر رابطہ فرمائیں۔

لیاقت کالج آف میڈیسن اینڈ ڈینٹسٹری کراچی نے ایم بی بی ایس اور بی ڈی ایس میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 اگست 2009ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے ویب سائٹ www.lcmd.edu.pk اور فون نمبرز 021-34610271-5 پر رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

بقیہ از صفحہ 1: **اختتامی خطاب حضور انور**

بڑھتی چلی جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ بعض دنیا داروں کو بھی بعض سچی خوابیں دکھاتا ہے تا کہ وہ خدا تعالیٰ کے روحانی نظام کو سمجھ سکیں اور خدا کے پیارے بندوں کے بیان کئے ہوئے رویا و کشوف کو سمجھ سکیں اور ایمان لائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن میں بیان ہے کہ خدا کا پیغام پہنچانا رسول اللہ ﷺ اور صحابہؓ کی ذمہ داری ہے۔لیکن ایمان خدا عطا فرماتا ہے۔لیکن وہ لوگوں کو بار بار سمجھاتے ہیں کہ یہ خدا کا کلام ہے۔اگر مان لوگے تو دنیا و آخرت سنوار لو گے۔ ورنہ عاقبت خراب ہو جائے گی اور نتیجہ خراب نکل سکتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کو بھی سب سے زیادہ یہی تکلیف تھی کہ اگر یہ ایمان نہ لائے تو ان کا انجام اچھا نہ ہوگا اور آپؐ کو ان سے ہمدردی تھی اور اس ہمدردی کی وجہ سے آپؐ کو تکلیف ہوتی تھی جس پر خدا نے آپؐ سے فرمایا تھا کہ کیا تو اپنے آپ کو اس غم میں ہلاک کر لے گا کہ یہ کیوں ایمان نہیں لاتے۔

حضور انور نے فرمایا خدا کے انبیاء کے دل انسان اور مخلوق کی ہمدردی سے بھرے ہوتے ہیں ان میں کمال درجہ کا جوش ہوتا ہے اور توجہ اور انکسار سے چاہتے ہیں کہ لوگ اس خدا کو پہچانیں اور نجات پا جائیں وہ دنیا کو موت سے بچانے کے لئے کئی موتیں پسند کرتے ہیں۔لوگ سوتے ہیں مگر وہ جاگتے ہیں۔دنیا ہنستی ہے اور وہ ان کے لئے روتے ہیں تا کہ خدا ان پر ظاہر ہو کر منکشف ہو جائے اور وہ نجات پائیں۔اس میں سب سے اعلیٰ نمونہ رسول اللہ ﷺ نے دکھایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو بہترین حالت میں پیدا کیا ہے۔ انسان روحانی اور دنیاوی ترقیات حاصل کر سکتا ہے۔خدا نے انسان کی فطرت میں برے بھلے کی تمیز کرنے کی طاقت رکھی ہے۔جو نیکی کی طرف جھکتا ہے وہ اپنی پیدائش کے مقصد کو پا جاتا ہے اور مخلوق کے حقوق ادا کرتا ہے اور مخلوق کا ایک حق یہ بھی ہے کہ جو بہترین تعلیم تمہیں ملی ہے اس کو دوسروں تک بھی پہنچاؤ۔جس نے نیکی کی اور نفس کی اصلاح کی وہ کامیاب ہو گیا اور جس نے ایسا نہیں کیا اور دنیا کی طرف توجہ دی اس نے اپنے آپ کو خراب کر لیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد بھی ادا کرنے کا حکم ہے۔اپنے نفسوں کو پاک کر کے دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں ہی فلاح ہے اور جو ایسا کرتے ہیں انہی کو غلبہ ملتا ہے۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ دعوت الی اللہ کریں۔اس پیغام کو دنیا تک پہنچانا ہمارا فرض ہے اور یہ کام ہمارے سپرد ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ خدا کو ہماری ضرورت ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ ہم سب کو ثواب حاصل کرنے کا موقع عطا فرمانا چاہتا ہے۔ جب ہم یہ ارادہ کرتے ہیں تو مدد تو ہماری خدا کرتا ہے۔ہم کو تو صرف ثواب حاصل کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے موجودہ حالت کو دیکھ کر اور زمین کو مصیبت میں مبتلا پا کر خدا کے حکم سے ان کو نجات دلانے کے لئے دنیا کو حقیقی تقویٰ اور ایمان کی طرف بلایا۔آپ نے اشتہار لکھے۔ کتب شائع کیں۔خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کی محبت میں محو ہو کر خدائے واحد یگانہ کی طرف دنیا کو بلایا اور اسی میں دنیا کی نجات ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دعوت الی اللہ ہماری ذمہ داری ہے۔ ہر ملک، شہر، قصبہ اور گاؤں کے لوگوں کو خاص پلاننگ کر کے اس کام کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ چند افراد کو پیغام پہنچا دینا ہمیں اس ذمہ داری سے مبرا نہیں کرتا۔دنیا کی بہت بڑی کثرت کو حق کی طرف بلانے کی ضرورت ہے۔حق کی پہچان کروانا خدا کا کام ہے مگر اس کے لئے کوشش کرنا اور بے چینی کا اظہار کرنا ہر احمدی کا کام ہے۔

حضور انور نے فرمایا آج اللہ تعالیٰ نے وہ ذرائع ہمیں میسر کر دیئے۔دعوت الی اللہ کے راستے کھل گئے ہیں اور سعید روحیں خدا کی طرف بلائی جا رہی ہیں۔ جیسا کہ کل کے خطاب میں ذکر کیا تھا اور وہ سعید روحیں اس سے متاثر بھی ہو رہی ہیں۔لیکن اس کام کے ساتھ نمونے بھی چاہئیں۔ دعوت الی اللہ کے ساتھ ساتھ اپنے اعمال میں پاک تبدیلیاں پیدا کریں اور اپنے دلوں کو آنکھ کے پانی سے صاف کریں۔پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے آنکھ کے پانی سے اپنی سجدہ گاہوں کو تر کر دیں اور عرش کو ہلا دیں اور دعائیں کریں۔ دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں کہ خدا کی نصرت کی آواز آنے لگے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایشیا، یورپ، امریکہ، آسٹریلیا، جزائر اور افریقہ کا بھی فرض ہے کہ ہر شہر ہر گلی ہر قصبہ میں اس پیغام کو پہنچا دیں۔انگلستان اور پاکستان کے احمدیوں کا اولین فرض یہی ہے کہ اس پیغام کو پہنچا دیں۔اے عرب کے رہنے والے احمدیو! تمہارا سب سے زیادہ فرض ہے کہ اپنے ہم وطنوں کو یہ پیغام پہنچاؤ وہ وقت قریب ہے کہ ان کی اکثریت جماعت احمدیہ میں داخل ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا دعائیں کریں، دعائیں کریں بہت دعائیں کریں روئیں اور چلائیں کہ اس پیغام کو پہنچانے کا حق ادا کر سکیں۔اس کام میں کبھی سست نہ ہوں۔ خدا کی تائیدات تمہارے ساتھ ہیں نحن انصار اللّٰہ کا نعرہ جو آپ نے لگایا ہے اس کو کبھی مرنے نہ دیں۔اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔اللہ آپ کے ساتھ ہو اور ہمیں ہماری ذمہ داریاں پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔اس کے بعد حضور انور نے مختلف دعاؤں کی طرف توجہ دلائی اور اختتامی اجتماعی دعا کروائی۔

حضور انور نے دعا کے بعد فرمایا کہ اس سال 84 ممالک کے 27 ہزار 500 افراد نے جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔

اس کے بعد حضور انور ازراہ شفقت ڈائس پر تشریف فرما رہے اور عرب، افریقہ، بنگال اور مختلف ممالک کے افراد نے نغمات پیش کئے۔ ازاں بعد حضور انور لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے وہاں بھی لجنہ و ناصرات نے عربی، اردو، انگلش اور پنجابی زبان میں نغمات پیش کئے۔کچھ وقت کے لئے لجنہ مارکی میں رونق افروز رہنے کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اعزاز

(گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کا B.A/BSc (سیشن 2007-2009) کا رزلٹ شاندار رہا۔ چنانچہ B.Sc کا رزلٹ 100% رہا۔جبکہ B.A کا رزلٹ مجموعی طور پر 70% رہا۔ جبکہ پنجاب یونیورسٹی کی مجموعی شرح کامیابی (شعبہ آرٹس) میں صرف 27% رہی۔

B.Sc میں کالج کی طالبہ عزیزہ سمیرا محسن بنت مکرم حسین احمد محسن صاحب نے 582/800 نمبرز حاصل کر کے B.Sc کی کالج ہذا کی تمام طالبات میں سے اول پوزیشن حاصل کی۔ جبکہ B.A میں عزیزہ طیبہ طاہرہ بنت مکرم محمد لطیف باجوہ صاحب نے 532/800 نمبرز حاصل کر کے کالج کے آرٹس گروپ میں اول پوزیشن حاصل کی۔دعا کی درخواست ہے کہ جامعہ نصرت کی یہ کامیابی ادارہ اور طالبات کیلئے بابرکت ثابت ہو اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنے۔

ربوہ میں طلوع وغروب یکم اگست

طلوع فجر	4:55
طلوع آفتاب	6:21
زوال آفتاب	1:14
غروب آفتاب	8:07

مغل پراپرٹی آفس پروپرائیٹر: عبدالہادی
مکان پلاٹ وغیرہ کی خرید وفروخت کا بااعتماد آفس
کالج روڈ دارالبرکات ربوہ
فون آفس: 047-6215171
موبائل: 0333-6706641,0333-6714012

پرانے مریضوں کا نیا علاج
ADVANCED Homoeopathy
For Training/Treatment
بانی ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد ربوہ
0334-6372030

Woodsy... Chiniot
Furniture®
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنادے
Malik Center.Faisal Abad Road.
Tehseel Choak Chiniot. 92-47-6334620
Mobile:0300-7705233-300-7719510

سکن اور موٹاپے کا کامیاب علاج یو ایس اے نیچرل ادویات سے کیا جاتا ہے
ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ
0300-7713148

غیر ضروری بالوں کا خاتمہ بغیر لیزر کے
ڈاکٹر عائشہ خان سکن سپیشلسٹ
کلینک بروز اتوار صبح 10:00 بجے سے ایک بجے تک
رابطہ نمبر 6213888
0300-9452971

Best Return of your Money
انصاف کلاتھ ہاؤس
گل احمد۔ الکرم لان۔ چکن کی اعلیٰ ورائٹی دستیاب ہے
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

FD-10

اطلاع عام
ہماری مشہور و معروف دوا ”حبوب مفید اٹھرا“ کی نقل تیار کر کے بیچی جا رہی ہے اس لئے احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ خریدنے سے پہلے اچھی طرح تسلی کر لیا کریں۔ بہتر ہوگا کہ ہم سے خریدیں یا ہمارے مقرر کردہ سٹاکسٹ سے خرید فرمائیں۔
مینیجر ناصر دواخانہ رجسٹرڈ، گولبازار، ربوہ
047-6211434
6212434

خوشخبری مغل بینکوئیٹ ہال ٹینٹ سروس کی سہولت بھی دستیاب ہے
ربوہ کا جدید خوبصورت معیاری ایئر کنڈیشنر ہال جہاں آپ کو معیاری کھانوں اور معیاری سروس کی ضمانت دی جاتی ہے۔ نیز پکی پکائی دیگیں بھی آرڈر پر تیار کی جاتی ہیں۔
پروپرائٹر: محمد عظیم احمد مغل بینکوئیٹ ہال 3/1 فیکٹری ایریا ربوہ 047-6211412-0333-6716317